47738-اللہ سے سری عادت (مشت زنی) ترک کرنے کا وعدہ کیا اور اسے دوبارہ کرلیا تو اس پر کیا لازم آتا ہے ؟

سوال

میں سوال لکھ رہاہوں اور اللہ تعالی کے حق میں کمی وکوتاہی اور اپنے کیے پر بہت نادم ہوں : وہ یہ کہ میں ایک خبیث اور گندی عادت (مشت زنی) کا شکار تھا اللہ آپ کو عزت دے کچھ ہی عرصہ ہوامیں نے اسے ترک کیا ہے، اللہ تعالی سے دعا کریں کہ وہ مجھے ثابت قدمی عطا فرمائے.

میں بالکل صراحت کے ساتھ کہا کرتا تھا : میرے رب میں تجھ سے وعدہ کرتا ہوں کہ آئندہ اس خبیث عادت کی طرف پلٹ کر بھی نہیں دیکھوں گا "؛ولیکن پھر کرنے لگتا اللہ کی قسم ایسا اللہ تعالی کے ساتھ بطور استہزاہ نہیں کرتا تھا، بلکہ مجھے شیطان گمراہ کرتا تھا.

میری گزارش ہے کہ آپ یہ بتائیں کہ اللہ تعالی کے ساتھ وعدہ خلافی کرنے کی بنا پر میرے ذمہ کیا لازم آتا ہے ؟

اللہ تعالی آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے.

پسندیدہ جواب

سوال نمبر (
329) کے جواب میں مشت زنی کی بری
اور قبیح عادت کی حرمت بیان ہوچکی ہے، اور اس سے چھٹکارا حاصل کرنے کی کیفیت بھی
بیان ہوئی ہے، لھذا آپ اس سوال کا جواب ضروری پڑھیں.

اور مسلمان شخص کے لیے لازم نہیں کہ
اللہ تعالی کی کسی حرام کردہ چیز کوترک کرنے کے لیے عہد اور نذر ماننا پھرے، بلکہ
اسے توصرف اتنا ہی کافی ہے کہ اسے اس کی حرمت کا علم ہوجائے تاکہ مسلمان شخص اس
سے اجتناب کرے اور اس کے نزدیک بھی نہ جائے.

اور جب وہ اللہ تعالی کے ساتھ وعدہ
کرلے یا پھر نذر مانے کہ وہ حرام کام کا ارتکاب نہیں کرے گا اور پھر حرام کام کا
ارتکاب کرلے تو اسے حرام کام کے ارتکاب کا گناہ تو ملنا ہی ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ
وعدہ خلافی، اور قسم توڑنے اور نذر پوری نہ کرنے کا بھی گناہ ہوگا.

اور پھر اللہ تعالی نے تو معاہدے اور
عہد کو پورا کرنا واجب قرار دیا ہے، اسی کے متعلق اللہ تعالی کا فرمان ہے :

**{اور عہد کو پورا کرو، کیونکہ عہد
کے بارہ میں باز پرس ہونے والی ہے}.**

جصاص رحمہ اللہ تعالی کا کہنا ہے :

{اور عہد پورا کرو}. یعنی واللہ
اعلم اس نے جو اللہ تعالی کے ساتھ نذر مان کر اور اللہ تعالی کا قرب حاصل کرنے کے
لیے وعدہ کیا ہے اسے پورا کرنا واجب ہے، تو اللہ تعالی نے اسے پورا کرنا لازم قرار
دیا ہے، اور یہ بالکل اللہ تعالی کے مندرجہ ذیل فرمان کی طرح ہے :

**{اور ان میں سے کچھ وہ ہیں جنہوں نے
اللہ تعالی سے وعدہ کیا کہ اگر وہ ہمیں اپنے فضل سے عطا کرے گا تو ہم صدقہ کرینگے،
اور نیک وصالح لوگوں میں سے بن جائیں گے، اور جب اللہ نے انہیں اپنے فضل سے عطا
کیا تو انہوں نے اس میں بخل کرنا شروع کر دیا، اور اعراض کرتے ہوئے پھر گئے، تو اللہ
تعالی نے اس کی سزا میں ان کے دلوں میں نفاق ڈال دیا}.**

دیکھیں : احکام القرآن للجصاص (3/
299).

اور سرخسی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

وعدہ پورا کرنا واجب اور ضروری ہے،
اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

**{اور اللہ تعالی کے وعدہ کو پورا
کرو جب تم اس سے عہد کرو}.**

اور وعدہ پورا نہ کرنے والے کی مذمت
کرتے ہوئے اللہ تعالی نے فرمایا :

**{اور ان میں سے کچھ ایسے بھی ہیں جو
اللہ تعالی سے وعدہ کرتے ہیں}.** الآیۃ...

دیکھیں : المبسوط (94/3).

اور جس نے بھی اللہ تعالی کے ساتھ
کسی فعل کے کرنے کا عہد کیا اور پھر وہ عمل نہ کیا، یا اللہ تعالی سے وعدہ کیا کہ
وہ عمل نہیں کرے گا اور پھر وہ عمل کرلیا تو اس پر وعدہ توڑنے کا گناہ ہوگا اور
اس کے ذمہ قسم کا کفارہ ہے، لہذا عہد قسم اور نذر کے مترادف ہے.

اور جس نے بھی ان دونوں کو توڑا اس
کے ذمہ قسم کا کفارہ ہے، اور قسم کا کفارہ یہ ہے :

غلام آزاد کرنا، یا دس مسکینوں کو کھانا
دیا، یا انہیں لباس دینا، ان میں سے کوئی ایک اختیار کرے، اور جو ان تینوں میں سے
کوئی ایک نہ پائے یا اس کے پاس استطاعت نہ ہو تو وہ شخص تین یوم کے روزے رکھے.

ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

اگر کوئی شخص یہ کہے کہ : میرے اوپر
اللہ کا عہد اور میثاق ہے کہ میں یہ کام ضروری کرونگا، یا وہ یہ کہے : اللہ کا وعدہ
اور اس کا میثاق کہ میں یہ کام ضروری کرونگا، تو یہ قسم ہے، اور اگر وہ یہ کہے : اللہ
کا عہد اور میثاق میں یہ کام ضروری کرونگا، اور اس نے نیت عہد کی تو یہ قسم ہو
گی؛ کیونکہ اس نے اللہ کی صفات میں سے ایک صفات کے ساتھ قسم کی نیت کی ہے.

دیکھیں : المغنی لابن قدامہ المقدسی (
.(400/9)

اور شیخ الاسلام ابن تیمیۃ رحمہ اللہ
تعالی کہتے ہیں :

عہد اور عقود قریب المعنی ہیں، یا
متفق المعنی ہیں، لہذا اگر کوئی شخص یہ کہتا ہے کہ :

میں اللہ تعالی سے عہد کرتا ہوں کہ
اس برس حج کرونگا، تو یہ نذر اور عہد اور قسم ہے.

اور اگر وہ یہ کہتا ہے کہ : میں زید
سے کلام نہیں کرونگا، تو یہ قسم اور عہد ہے نہ کہ نذر.

لہذا قسم نذر کا معنی رکھتی ہے، نذر
یہ ہے کہ وہ اللہ تعالی کے قرب کے لیے کوئی عمل لازم کرلے جس کا پورا کرنا لازم
اور ضروری ہے، اور یہ معاہدہ اور عہد اور وعدہ ہے، کیونکہ اس نے اللہ تعالی کے لیے
اس چیز کا التزام کیا ہے جو اللہ تعالی نے اس سے طلب نہیں کی.

دیکھیں : فتاوی الکبری (553/5).

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما، اور
امام مالک، عطاء، زہری، نخعی، شعبی، یحیی بن سعید رحمہم اللہ تعالی کا بھی یہی قول
ہے، جیسا کہ "المدونۃ" میں مذکور ہے.

دیکھیں : المدونۃ (1/579–580).

جواب کا خلاصہ :

آپ کے ذمہ قسم کا کفارہ ہے کیونکہ آپ
نے اللہ تعالی کے ساتھ کیا ہوا عہد توڑا ہے.

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ آپ
کو تقوی اور ہدایت اور عفت و عصمت اور غنی سے نوازے.

واللہ اعلم.